جہاں سے مٹتا جاتا ہے تضادِ خیر و شر لیکن ۔۔۔ دلوں کا کفر چہروں کی مسلماتی نہیں جاتی

آسمانوں نے جنہیں خواب بنا رکھا تھا ۔۔۔ میرے ساغر میں وہ انجم بھی چمک جاتے ہیں

خدایا ! ہم سے خودداروں کی آخر کیا ضرورت تھی ۔۔۔ تری دنیا سراسر بندگی معلوم ہوتی ہے

اے خدا ! زیست ! غمِ شام وسحر ہے کہ نہیں؟ ۔۔۔ تجھ کو اس مرگِ مسلسل کی خبر ہے کہ نہیں؟
"ارضِ نو"! اپنے تقدس کی قسم، سچ کہنا ۔۔۔ تو بھی اک مقتلِ اربابِ ہنر ہے کہ نہیں؟

پورا مجموعہ بغور پڑھنے کے قابل ہے، اور اردو کے سرمایۂ شعر و ادب میں اضافہ!

سوشلسٹ کی ڈائری اور لیلیٰ کے خطوط از پروفیسر کریم بخش نظامانی۔ ناشر: انقلاب پبلیکیشنز حیدرآباد۔ ملنے کا پتہ: ڈائریکٹر اسلامک اکیڈیمی۔ یونٹ C—7۔ لطیف آباد، حیدرآباد۔

سندھ میں نظریاتی طور پر جو خرابیٔ احوال پیدا ہوئی ہے اور اب بڑھتے بڑھتے ایک مقامِ خطرناک پر آپہنچی ہے، اس کے بروقت توڑ کرنے میں صحیح النظر لوگوں کی کوتاہی بڑی افسوسناک ہے۔ ایک بڑا امیدان یہ تھا کہ آج سے چند سال پہلے (۱۹۶۵ء کے فوراً بعد) انفرادی اور وفدی شکل میں ایک ایک شخص سے بالمشافہ مل کر اسلامی دعوت پہنچائی جاتی، دوسرے سندھی زبان میں سیرت اور تاریخ اور اپنی عظیم شخصیتوں کے سوانح کو تیزی سے منتقل کر دیا جاتا، تیسرے ادبی محاذ پر سندھی میں زور شور سے مہم چلائی جاتی۔ اگر صحیح طور پر ۶۶ء سے یہ کام کیا گیا ہوتا تو ۶۸ء میں نقشۂ احوال بالکل دوسرا ہوتا۔

اب کریم بخش نظامانی کی کتاب سوشلسٹ کی ڈائری اور لیلیٰ کے خطوط کو دیکھ کر خوشی ہوئی کہ ادبی محاذ سے پہلا فائر ہوا۔